عورتوں کے لیے روزے سے متعلق اہم مسئلہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-13710 تاریخ:12-02-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی عورت کے حیض کی عادت چھ دن ہو، لیکن پانچویں دن اُسے خون آنا بند ہو جائے۔ اب اگر پانی پر قدرت حاصل نہ ہونے کی صورت میں اُس عورت کو صبح صادق سے پہلے پہلے اتنا وقت مل جاتا ہے کہ وہ تیمم کرکے وقت کے اندر ہی تکبیرِ تحریمہ کہہ سکے، تو کیا اس صورت میں اُس عورت پر اُس دن کا روزہ فرض ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر حیض تین دن سے زائد مگر عادت سے کم دن میں رُک جائے اور صبح صادق سے پہلے عورت کو اتنا وقت مل جائے کہ وہ غسل کرکے وقت کے اندر فقط تکبیر تحریمہ کہہ لے یا پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرکے وقت کے اندر نماز بھی ادا کر لے، تو ان صورتوں میں اُس دن کے رمضان کا روزہ رکھنا عورت پر فرض ہو جاتا ہے، **لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر عورت کو تیمم کے بعد وقت میں صرف فرض پڑھنے کا وقت مل گیا، تو اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہو گا، اور اگر اتنا موقع نہ مل سکے، تو اس دن کا روزہ رکھنا عورت پر فرض نہیں ہو گا، البتہ یہ یاد رہے کہ ایسی کیفیت میں بھی عورت پر لازم ہو گا کہ روزہ دار کی طرح دن گزارے، ایسی عورت کو دن میں کھانا پینا حرام ہو گا۔**

چنانچہ ”منھل الواردین“ میں ہے:”(واما اذا انقطع قبلھا) ای قبل العادۃ وفوق الثلاث (فھی فی حق الصلاۃ و الصوم کذلک) حتی لو انقطع و قد بقی من وقت الصلاۃ او لیلۃ الصوم قدر ما یسع

الغسل والتحريمة وجبا والا فلا"یعنی اگر حیض عادت سے پہلے تین دن کے بعد منقطع ہو جائے، تو نماز اور روزے کے حق میں عورت کے لیے وہی حکم ہے، جو بیان ہوا، یہاں تک کہ اگر خون منقطع ہوا اور نماز کے وقت میں یا صبح صادق شروع ہونے میں اتنا وقت باقی تھا کہ عورت غسل کر کے تکبیرِ تحریمہ وقت کے اندر کہہ لیتی، تو اس صورت میں نماز اور روزہ، دونوں اس پر واجب ہو جائیں گے، ورنہ نہیں۔

(منهل الواردین، رسالة من رسائل ابن عابدین، ج 01، ص 167، اسطنبول)

پانی سے عاجز آنے کی صورت میں تیمم کا اعتبار ہو گا۔ جیسا کہ خاتم المحققین علامہ شامی علیہ الرحمۃ متوفی (1252ھ) ارشاد فرماتے ہیں: "(حتی تغتسل أو تتیمم بشرطه) هو فقد الماء والصلاة به علی صحیح کما یعلم من النهر وغیره، وبهذا ظهر أن المراد التیمم الکامل المبیح للصلاة مع الصلاة به أیضا، ولعل وجه شرطهم الصلاة به هو أن من شروط التیمم عدم الحیض، فإذا صلت به وحکم الشرع بصحة صلاتها یکون حکما بصحة تیممها وبأنها تخرج به من الحیض "ترجمہ: "یہاں تک کہ عورت غسل کر لے یا شرط پائے جانے کی صورت میں تیمم کر لے اور تیمم لازم ہونے کی شرط پانی نہ ہونا اور صحیح قول کے مطابق اس تیمم کے ساتھ نماز ادا کرنا ہے، جیسا کہ یہ بات نہر وغیرہ کتبِ فقہیہ سے جانی گئی ہے۔ اسی سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ یہاں مراد کامل تیمم ہے کہ جس کے ساتھ نماز بھی ادا کر لی جائے۔ فقہائے کرام کا تیمم کے ساتھ نماز پڑھنے کی شرط لگانا شاید اس وجہ سے ہے کہ تیمم صحیح ہونے کی ایک شرط حیض نہ ہونا بھی ہے۔ جب عورت تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے گی اور شریعت اس کی نماز درست ہو جانے کا حکم لگائے گی، تو یہی حکم اس عورت کا تیمم درست ہونے میں شمار ہو گا اور اس نماز ادا کرنے سے عورت حیض سے باہر نکل جائے گی۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، باب الحیض، ج 01، ص 294، مطبوعہ بیروت، ملتقطا)

باقی دن روزہ دار کی طرح گزارنے سے متعلق "فتح القدیر" میں ہے: "کل من تحقق بصفة أثناء النهار أو قارن ابتداء وجودها طلوع الفجر وتلك الصفة بحیث لو کانت قبله واستمرت معه وجب علیه الصوم فإنه یجب علیه الإمساك تشبها کالحائض والنفساء یطهران بعد الفجر أو

معہ "ترجمہ: ہر وہ شخص جو دن میں یا دن کی ابتدا میں طلوع فجر کے وقت روزہ رکھنے کی صفت سے متصف ہو گیا، یوں کہ اگر وہی حالت پہلے سے ہوتی اور جاری رہتی تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہو جاتا تو اس شخص پر روزہ داروں سے مشابہت کی بنا پر کھانے پینے سے رُکنا واجب ہے جیسے حیض و نفاس والی عورتیں جو فجر کے بعد یا فجر کے وقت میں پاک ہوئی ہوں۔ (فتح القدیر، ج2، ص363، بیروت)

"منحۃ الخالق" میں ہے:" في الزيلعي وإمداد الفتاح ما يؤيد كلام المؤلف حيث قالا، ولذا لو طهرت قبل الصبح بأقل من وقت يسع الغسل مع التحريمة لا يجب عليها صلاة العشاء ولا يصح صومها ذلك اليوم كأنها أصبحت وهي حائض ولكن عليها الإمساك تشبها وتقضيه "ترجمہ: تبیین الحقائق اور امداد الفتاح میں وہی کلام ہے جو مؤلف یعنی صاحب بحر کے کلام کی تائید کرتا ہے، دونوں علما نے فرمایا: اسی بنا پر اگر عورت صبح سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ غسل کے بعد وقت میں تکبیر تحریمہ کہنے کا وقت نہیں ملتا، تو اس پر نماز عشا ادا کرنا واجب نہیں اور اس دن کا روزہ بھی صحیح نہیں ہو گا کیونکہ اس نے صبح اس حال میں کی ہے کہ وہ حائضہ ہے، لیکن روزہ داروں سے مشابہت اختیار کرتے ہوئے اس پر کھانے پینے سے رکنا اور روزے کی قضا کرنا لازم ہو گا۔ (منحۃ الخالق، ج1، ص215، بیروت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:" دس ۱۰ دن سے کم میں ختم ہوا تو اُس سے صحبت جائز ہونے کے لئے دو ۲ باتوں سے ایک بات ضرور ہے یا (۱) تو عورت نہالے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو **تیمم کرکے نماز بھی پڑھ لے، خالی تیمم کافی نہیں** یا (۲) طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نمازِ فرض ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی۔"

(فتاوٰی رضویہ، ج04، ص352، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے:" اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے، تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبحِ

صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے، تو روزہ فرض ہے۔ اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کر لے اور صبح کو نہا لے اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا، پینا حرام ہے۔“

(بہار شریعت، ج01، صفحہ381، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: یہ جواب صرف اس صورت سے متعلق ہے جس میں عورت کو اس کے بعد مزید خون نہ آئے۔ اگر اس کے بعد بھی خون آجاتا ہے تو حسب تفصیل حکم مختلف ہوگا۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

13شعبان المعظم1446ھ/12فروری 2025

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے